بیان الحکمہ
تحقیقی مجلہ-4
http://bayan-ul-hikmah.salu.edu.pk

بیان الحکمہ [تحقیقی مجلہ]
57-74(2018ء)

*ڈاکٹر حافظ خورشید احمد قادری

مترجم قرآن 'پکتھال' حقائق کے آئینے میں

ABSTRACT: Marmaduke William Pickthall was a son of Mery O'Brien and Charles Grayson Pickthall. He was born on 7th April 1875. His maternal grandfather Admiral Donat Henry O'Brien wrote a book 'My Adventures during the Late War'. Pickthall got writing legacy from his maternal grandfather. He visited Egypt in 1907 on the invitation of Lady Valda Machell. Pickthall's acceptance of Islam was in 1917. He joined Hyderabad Deccan's education department as a Principal of Chadarghat High School for boys. He delivered a series of lectures at Madras in 1925. His translation of the Holy Qur'ān, 'The Meaning of the Glorious Qur'ān has seen more than 200 editions uptill now. Pickthall breathed his last on 19th May 1936 and was buried in Brookwood Cemetery, Surry, on 23rd May 1936. In this article above mentioned and some other quoted facts and figures are corrected with references.

کلیدی الفاظ: لکھنے کی موروثی صلاحیت، نانا جان، قبول اسلام، حیدر آباد دکن، چادر گھاٹ ہائی اسکول، دامیننگ آف داگلوریئس قرآن، بروک وڈ کا شہر خموشاں

---

*اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، جی سی یونیورسٹی، لاہور

مغربی اقوام نے اسلامی ممالک، زبانوں، تاریخ اور علوم سے واقفیت حاصل کی تو ان کی وسعت، گہرائی اور گیرائی کے پیش نظر انھیں مختصر مگر جامع انداز میں تحریر کرنے کی طرح ڈالی۔ اسلام کے محولہ بالا پہلوؤں سے متعلق مختصر اور جامع مقالات لکھوانے کے لئے مستشرقین کی ایک جماعت کو مقرر کر دیا گیا۔ یہ جماعت اپنا کام کر کے دنیا سے منہ موڑ گئی تو اگلی نسل نے اس کام کو سنبھال لیا۔ اس طرح قرنوں کی محنت (۱۹۱۳۔۱۹۳۸ء) کے بعد The Encyclopaedia of Islam, Leiden کا پہلا ایڈیشن شائع ہوا۔ اس وقت سے مسلسل ان کے محققین ہمہ وقت اپنے تحقیقی نتائج تحریری صورت میں سامنے لاتے رہے۔ انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کے دوسرے ایڈیشن پر کام ۱۹۵۴ء میں شروع ہوا جو اکیسویں صدی کے پانچویں برس ۲۰۰۵ء میں پایہ تکمیل کو پہنچا۔[i] اس طرح ہر دس برس بعد وہ شائع شدہ جلدوں کا تنقیدی جائزہ لے کر بوسیدہ یا غیر متعلق ہو جانے والی معلومات کو نکال کر تازہ اور محققہ باتوں کو اشاعت کا حصہ بنا کر سامنے لاتے رہے۔

قیام پاکستان کے بعد Encyclopaedia of Islam کی طرز پر ایک منصوبے کا آغاز کیا گیا جس کے نتائج کو بزبان اردو پیش کیا جانا قرار پایا۔ شروع میں اسکالرز نے الف سے تحقیق کا خود آغاز کیا لیکن بہت جلد یہ حقیقت کھل کر سامنے آگئی کہ مغربی اقوام کی عشروں پر محیط جستجو سے بہتر نتائج والی تحقیق ہمارے محققین سے ممکن نہیں ہے۔ تب فیصلہ کیا گیا کہ انسائیکلوپیڈیا کے مقالات کو ____ مغربی تعصب اور مغربی اصطلاحات سے پہلو تہی کرتے ہوئے ____ اردو کے قالب میں ڈھال لیا جائے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ مختلف ثانوی مصادر سے مستفاد مقالات کو اردو دائرہ معارف اسلامیہ کے نام سے پیش کیا گیا تو بہت سی معلومات اور سنین کا ذکر اس یقین سے نہ لکھا جا سکا جو ایک انسائیکلوپیڈیا کی شان کے مطابق ہو۔

اردو دائرہ معارف اسلامیہ کا ایک مقالہ "پکتھال" زیر نظر ہے، اس کے مشمولات میں بہت سی باتیں محل نظر ہیں۔ موجودی آرٹیکل میں ٹھوس ثبوتوں اور دلائل کے ذریعے اس کے تسامحات کو نمایاں کیا جائے گا۔

۱۔ پیش نظر مقالے میں پکتھال کا اسلامی نام "محمد مارماڈیوک" قرار دیا گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ نے کبھی بھی اپنا نام پکتھال کے لاحقے کے بغیر نہیں لکھا۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ کے مقالہ نگار نے بھی عنوان پکتھال ہی بنایا لیکن اسلامی نام میں اس خاندانی نسبت کو نظر انداز کر دیا۔ سہ ماہی اسلامک کلچر ____

جس کے پکتھال بانی ایڈیٹر تھے____اس کی دس سالہ فائل____۱۹۲۷ سے ۱۹۳۶ء____میں ایک مرتبہ بھی آپ نے اپنا نام پکتھال کی نسبت کے بغیر نہیں لکھا حتیٰ کہ جب آپ اپنے نام کا مخفف استعمال کرتے تو M.P. لکھتے جس سے مراد مارماڈیوک پکتھال یا محمد پکتھال دونوں لیے جاسکتے ہیں۔

۲۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ کے مقالہ نگار نے پکتھال کی پیدائش "17" اپریل 1875ء لکھی جب کہ آپ کی پہلی سوانح نگار____جس کے خاندان کا پکتھال کی زندگی میں ان سے اور آپ کے خاندان کے لوگوں سے احترام کا تعلق تھا____این فریمینٹل (Anne Fremantle – ۱۹۰۹۔۲۰۰۲ء) نے یہ واقعہ "7" اپریل کو قرار دیا ہے۔ مارماڈیوک پکتھال کی پہلی سوانح نگار آپ کی تاریخ پیدائش کا ذکر یوں کرتی ہیں:

> "On 7 April, 1875, Marmaduke William was born in Cambridge Taerrace, w.2"[ii]
>
> (مارماڈیوک ولیم ۷، اپریل ۱۸۷۵ء کو کیمبرج ٹیرس، ڈبلیو ۲ میں پیدا ہوئے)

پکتھال کے دوسرے معتبر سوانح نگار پیٹر کلارک (Peter Clark, b.1944) نے بھی پوری تحقیق کے بعد آپ کی تاریخ پیدائش "7" اپریل ۱۸۷۵ قرار دی ہے:

> "Marmaduke William Pickthall was born in Cambridge Terrace, London, on 7 April 1875, the son of Mary O'Brien (1836-1904) and the Reverend Charles Grayson Pickthall (1822-1881)"[iii]
>
> (مارماڈیوک ولیم پکتھال، کیمبرج ٹیرس، لندن میں میری اوبرائن (۱۸۳۶۔۱۹۰۴ء) اور پادری چارلس گرے سن پکتھال (۱۸۲۲۔۱۸۸۱ء) کے ہاں ۷، اپریل ۱۸۷۵ء کو پیدا ہوئے)۔

۳۔ دائرہ معارف کے مقالہ نگار نے پکتھال کے تحریری ذوق کی طرف یوں اشارہ کیا ہے:

> "لکھنے کا بھی انہیں بہت شوق تھا جو انہیں اپنے دادا 'اوبرائن O'Brien سے ورثے میں ملا تھا۔"[iv]

تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ پکتھال کے والد کا نام چارلس گریسن پکتھال (Charles Grayson Pickthall)اور ان کے دادا کا نام تھامس ولیم پکتھال (Thomas William Pickthall)اور پردادا کانام ولیم پکتھال (William Pickthall) تھا۔[v] پکتھال کی والدہ میری اوبرائن (Mary O'Brien)کے والد ایڈمرل ڈونٹ ہینری اوبرائن (Admiral Donat Henry O'Brien)ایک کتاب "مائی ایڈوینچرز ڈیورنگ دالیٹ وار" (My Adventures during the Late War)کے مصنف تھے۔[vi] دائرہ معارف کے مقالہ نگار نے نانا کو دادا قرار دے کر پکتھال کے ادبی ذوق کو دادا سے منسوب کر دیا۔ پکتھال کے والد اور دادا پادری تھے اور ادب سے ان کا براہِ راست تعلق نہیں رہا۔

۴۔ دائرہ معارف میں پکتھال کے دورہء مصر کو ۱۹۰۴ء کا واقعہ قرار دیا گیا: حالانکہ ۱۹۰۴ء وہ سال ہے جس میں آپ کی والدہ میری اوبرائن بیمار رہیں اور فوت ہوئیں۔ اس لیے اس سال وہ ملک سے باہر کہیں نہیں گئے۔[vii] "۱۹۰۴ء میں وہ لارڈ کرومر (Lord Cromer) کی دعوت پر مصر گئے"[viii] حقیقت یہ ہے کہ لارڈ کرومر مصر میں برطانوی کونسل جنرل تھا۔ پکتھال ۱۹۰۷ء کے اپنے دورہء مصر میں کرومر سے ملنے ضرور گئے لیکن ان کا دورہء مصر لیڈی والڈا امیشل (Lady Valda Machell) کی دعوت پر ہوا۔ محولہ بالا بیان دو حوالوں سے غلط اطلاع دے رہا ہے۔ اول یہ کہ پکتھال کا دورہء مصر ۱۹۰۴ء نہیں بلکہ ۱۹۰۷ء میں ہوا، دوم دورے کی دعوت لارڈ کرومر نے نہیں بلکہ لیڈی والڈا نے دی تھی۔[ix]

۵۔ پکتھال کے قبول اسلام کا سال؟

پکتھال کے قبول اسلام کو دائرہ معارف کے مقالہ نگار نے ۱۹۱۳ء کے دورہء ترکی کے بعد کا واقعہ قرار دیتے ہوئے لکھا ہے:

> "۱۹۱۳ء میں پکتھال ترکی کی سیاسی اور معاشرتی زندگی کے مطالعے کے لیے وہاں گئے... ان مشاہدات و تاثرات کو اپنے ناول "With the Turk in Wartime" (جنگ میں ترکوں کے ساتھ) میں بیان کیا۔ اب پکتھال کے دل میں اسلام کی صداقت و حقانیت گھر کر چکی تھی۔ چنانچہ انہوں نے اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کر دیا۔"[x]

پکتھال ذاتی مطالعے کے لئے نہیں بلکہ ہفت روزہ نیو ایج (New Age Weekly) کے نمائندے کی حیثیت سے ۱۹۱۳ء میں ترکی پہنچے۔ ترکی اس وقت پہلی جنگ عظیم کے گرداب میں پھنسا ہوا تھا۔ پکتھال ایک اخباری نمائندے کے طور پر جنگ کے حوالے سے اپنی رپورٹس ہفتہ روزہ نیو ایج کو "A Pilgrimage to Turkey During War Time" کے زیرِ عنوان بھیجا کرتے۔ گیارہ ستمبر ۱۹۱۳ء سے ۱۵ جنوری ۱۹۱۴ء تک کی کل پندرہ رپورٹس کو یکجا کر کے "With the Turk in War Time" کے عنوان سے مارچ ۱۹۱۴ء میں لندن سے کتابی صورت میں شائع کیا گیا۔[xi] زیر بحث اقتباس کی دو اطلاعات توجہ طلب ہیں۔ اخباری رپورٹوں کے اس مجموعے کو اردو دائرہ معارف کے مقالہ نگار نے ناول قرار دیا اور پکتھال کے قبول اسلام کو ۱۹۱۳۔ ۱۹۱۴ء کا واقعہ بتایا حالانکہ پکتھال کے قبول اسلام کا واقعہ ۱۹۱۳ء کا نہیں ہے۔ دراصل آپ نے قبول اسلام کی خواہش کا دو مرتبہ اظہار کیا۔ ملک شام کے مختلف حصوں کی سیر کے دوران ۱۸۹۴ء میں پکتھال دمشق پہنچے۔ آپ نے جامعہ اُمیّہ کے شیخ العلماء سے عربی صرف، نحو اور ادب کی تعلیم حاصل کرنا شروع کر دی۔ ایک دن تعلیم کے دوران ہی آپ نے قبول اسلام کی خواہش کا اظہار کیا۔ جامعہ دمشق کے شیخ العلماء نے پکتھال کو قبول اسلام سے منع کرتے ہوئے فرمایا:

> "No, my son, wait until you are older, and have seen again your native land. You are alone among us as our boys are alone among the Christians. God Knows how I should feel if any Christian teacher dealt with a son of mine otherwise than as I now deal with you."[xii]
>
> (نہیں میرے بیٹے، اپنی شخصیت کے پختہ ہو جانے اور اپنی ارض وطن کو دوبارہ دیکھ لینے تک انتظار کرو۔ تم ہمارے درمیان اکیلے ہو جس طرح ہمارے لڑکے عیسائیوں کے درمیان تنہا ہیں۔ اللہ جانتا ہے کہ میرے احساسات اس وقت کیا ہوں گے جب کوئی عیسائی استاد میرے کسی بیٹے سے اس سے مختلف رویہ اختیار کرے گا جو میں آپ کے ساتھ کر رہا ہوں۔)
>
> پھر قریب جلتی ہوئی ایک موم بتی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے شیخ نے فرمایا:

"Observe this fire. There is a shapely flame, the light that shines around us, and when I put my hand out, there is the heat as well. I blow, and all is gone. How many things? You answer three in one, I answer one we both are right."[xiii]

(اس آگ کا مشاہدہ کرو۔ ایک شعلہ ہے، ایک ضیاء ہمارے گرد و نواح کو روشن کر رہی ہے۔ اور جب میں اپنا ہاتھ باہر نکال کر اس کے قریب لے جاتا ہوں تو حرارت بھی محسوس ہوتی ہے۔ میں پھونک ماروں تو ہر چیز ختم ہو جائے۔ کتنی چیزیں؟ تمہارا جواب ایک میں تین، میرا جواب ایک۔ ہم دونوں درست ہیں)۔

جامعہ دمشق کے شیخ العلماء کے ساتھ اپنے مکالمے پر تبصرہ کرتے ہوئے پکتھال نے لکھا:

"This suggestion put a strange impression on my heart. That was so because I wrongly imagined that Muslims are always keen and restless to make other people join them in their religion. But this conversation with my teacher changed my mind and I could not help being convinced that it is only a false propaganda against Muslims which labels them to be biased."[xiv]

(شیخ العلماء کی) اس تجویز نے میرے دل پر ایک عجیب اثر کیا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ میں اس غلط فہمی میں مبتلا تھا کہ مسلمان ہمیشہ دوسرے مذاہب کے لوگوں کو اپنے مذہب میں شامل کرنے کے لیے بڑی بے چینی اور شوق کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ لیکن اپنے استاد کے ساتھ اس گفتگو نے میرے ذہن کو تبدیل کر دیا۔ میرے پاس اس بات کو تسلیم کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہ رہا کہ یہ مسلمانوں کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈہ ہے جس کی بنا پر انھیں متعصب کہا جاتا ہے۔)

قبول اسلام کی خواہش کا دوسرا اظہار

پہلی جنگ عظیم کا آغاز ہوا تو یورپی طاقتوں نے چاروں طرف سے سلطنتِ اسلامیہ ترکی پر ہلہ بول دیا۔ ترکوں اور مسلمانوں کے ساتھ پکتھال کی محبت کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں تھی۔ ہفت روزہ نیو ایج نے پکتھال

سے اپنے نمائندے کے طور پر ترکی جانے کی درخواست کی۔ "اندھا کیا چاہے؟ دو آنکھیں" کے مصداق پکتھال کی دلی مراد بر آئی اور وہ ۱۹۱۳ء میں نیو ایج کے نمائندے کی حیثیت سے ترکی جا پہنچے۔ اپنے قیام کے دوران پکتھال اپنے دوست، ترکی کے وزیر جنگ طلعت بیگ کے ساتھ اپنی ایک گفتگو کا ذکر یوں کرتے ہیں:

> "One day I said to Tal'at Beik! You always go about and move here and there without even a personal guard. You should have guards to defend you against all sudden and unexpected attacks. Tal'at Beik, a famous Muslim Turkish leader, replied: 'There is no better guardian than Almighty Allah. This experience strengthened my belief in Allah. I understood from Tal'at Beik that according to Islamic belief, death cannot anticipate or fall behind its fixed time. Hence this unusual courage seemed to me very strange in the beginning."[xv]

> (ایک دن میں نے طلعت بیگ سے کہا: آپ ہمیشہ ذاتی محافظوں کے بغیر باہر نکل کر مختلف علاقوں کا دورہ کرتے ہیں۔ آپ کے ساتھ محافظوں کا ہونا ضروری ہے تاکہ کسی بھی اچانک یا غیر متوقع حملے سے وہ آپ کی حفاظت کر سکیں۔ ترکی کے معروف مسلم رہنما نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ سے بہتر کوئی محافظ نہیں ہے۔ اس تجربے نے اللہ پر میرے یقین کو پختہ کر دیا۔ میں نے طلعت بیگ سے یہ سیکھا کہ اسلامی عقیدے کے مطابق موت مقررہ وقت سے پہلے یا بعد میں نہیں آسکتی۔ اس طرح یہ غیر معمولی حوصلہ شروع میں مجھے بہت عجیب معلوم ہوا۔)

پکتھال اپنے دوست طلعت بیگ کے حوصلے اور اللہ تعالیٰ پر غیر مشروط ایمان سے بہت متاثر ہوئے اور قبول اسلام کی خواہش کا اظہار کیا۔ طلعت بیگ نے جواب دیا کہ اگر آپ قبول اسلام کا اعلان کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لیے بہتر جگہ لندن ہے۔ ترکی کی سرزمین پر یہ اعلان موزوں نہیں ہوگا۔

پکتھال کا قبول اسلام کا اعلان

مسلم لٹریری سوسائٹی کی ایک تقریب میں، جو ۲۹ نومبر ۱۹۱۷ء کو منعقد ہوئی۔ پکتھال نے شرکاء کے سامنے اپنے قبول اسلام کا اعلان کیا۔ "اسلام اور موڈرنزم" کے موضوع پر تقریر کے دوران آپ نے درج ذیل الفاظ ادا کئے:

> -"It would be blessing to the world if Islam should once more take the lead in human progress. I am not saying this to flatter you, nor to applaud myself in a belief which I have accepted after years of thought and study."xvi

> (اگر اسلام ایک مرتبہ پھر انسانی ترقی میں قائدانہ کردار سنبھال لے تو یہ دنیا کے لیے ایک نعمت ہوگی۔ یہ میں آپ کی خوشامد کرنے کے لیے نہیں کہہ رہا، نہ ہی جس عقیدے کو میں نے سالوں کے غور و فکر اور مطالعے کے بعد قبول کیا ہے، خود کو اس کی داد دینے کے لیے کہہ رہا ہوں۔)

ماہنامہ "اسلامک ریویو اینڈ مسلم انڈیا" نے قبول اسلام کے اس اعلان کے بعد تقریب میں موجود حاضرین کے ردِ عمل اور اپنے ایک نومسلم بھائی کے لیے جوش و خروش سے بھی اپنے قارئین کو آگاہ کیا ہے:

> "The audience present in the lecture hall gave an ovation to Mr. Pickthall for his having declared openly a few days before his acceptance of the Faith of Islam."xvii

> (لیکچر ہال میں موجود حاضرین نے جب پکتھال کا چند دن پہلے اپنے قبول اسلام کے کھلے عام اعلان کا بے ساختہ اور پُرجوش انداز میں استقبال کیا)۔

درج بالا اقتباسات اور معتبر حوالوں سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ گئی ہے کہ پکتھال کا قبول اسلام ۲۹ نومبر ۱۹۱۷ء سے چند روز پہلے کا واقعہ ہے لیکن اس کا باقاعدہ اعلان اسی تاریخ کو ہوا۔

محولہ بالا مقالہ میں پکتھال کے قبول اسلام کی کوئی تاریخ اور سال نہیں بتایا گیا لیکن اسے دورہء ترکی ____ جو ۱۹۱۴ء میں مکمل ہوا ____ کے فوری بعد کا واقعہ لکھا گیا ہے۔

۶۔ حیدر آباد دکن میں پکتھال کی ملازمت سے متعلق دائرہ معارف کا بیان ہے:

"وہ نظام دکن کے محکمہ تعلیم میں ملازم ہوگئے اور انہیں چدر ا گھاٹ ہائی سکول کا پرنسپل مقرر کیا گیا۔"[xviii]

چادر گھاٹ کو جس طرح چدرا گھاٹ بنایا گیا ہے یہ دائرہ معارف کے مقالہ نگار کا ہی حصہ ہے۔ پیٹر کلارک لکھتے ہیں:

"He was appointed principal of Chadarghat High School for boys."[xix]

(انھیں لڑکوں کے چادر گھاٹ ہائی اسکول کا پرنسپل مقرر کیا گیا)۔[xx]

مدراس میں پکتھال کے خطبات سے متعلق دائرہ معارف یوں اطلاع دیتا ہے:

"۱۹۲۸ء میں پکتھال نے مدراس میں سالانہ اسلامی خطبات کے سلسلے میں..."اسلام کا ثقافتی پہلو" کے موضوع پر خطبے دیئے، جو بعد میں The Cultural Side of Islam کے عنوان سے کتابی صورت میں شائع ہوئے"۔[xxi]

حقیقی صورتحال یہ ہے کہ پکتھال نے The Cultural Side of Islam کے زیرِ عنوان خطبات ۱۹۲۵ء میں مدراس کے اہل علم کے سامنے پیش کئے جو بعد ازاں کتابی صورت میں ۱۹۲۷ء میں شائع ہوئے۔[xxii]

آپ کے ایک سوانح نگار کا بیان پڑھئے:

"The distillation of his Islamic thought appeared in a series of lectures he delivered at Madras in 1925. They were reprinted in 'Islamic Culture' and published in 1927 as the Cultural Side of Islam."[xxiii]

(آپ کی فکر اسلامی کی نتھری ہوئی صورت خطبات کے ایک سلسلے میں سامنے آئی جو آپ نے ۱۹۲۵ء میں مدراس میں پیش کیے۔ انھیں سہ ماہی اسلامک کلچر میں دوبارہ شائع کیا گیا اور ۱۹۲۷ء میں یہ "کلچرل سائیڈ آف اسلام" کے نام سے کتابی صورت میں سامنے آئے۔)

۷۔ پکتھال کے ترجمہ کردہ قرآن کریم کے عنوان سے دائرہ معارف کے مقالہ نگاریوں آگاہ کرتے ہیں:

" قرآن حکیم کا یہ انگریزی ترجمہ " (The Glorious Qur'an) ۱۹۳۰ء میں لندن اور نیویارک میں شائع ہوا۔"[xxiv]

پکتھال نے اپنے ترجمہ قرآن کریم کو مکمل کر کے مصر کا دورہ کیا۔ احمد بے الغمراوی اور جامعۃ الازہر کے سابقہ ریکٹر شیخ مصطفی المراغی (۱۸۸۱۔۱۹۴۵ء) کے مشورے سے اپنے مسودے پر نظر ثانی کی۔ اس دوران مصر کے اخبارات میں جب اس ترجمہ قرآن کے خلاف ردِ عمل آیا تو پکتھال نے واضح طور پر اعلان کیا کہ قرآن کریم اللہ کا کلام ہے۔ اس کی جلالت اور شان ایسی بلند ہے کہ انسان اس کا ترجمہ کر ہی نہیں سکتا۔ البتہ ہم اس کے معانی کو سمجھنے کی کوشش کر سکتے ہیں۔ میں نے اس کا نام The Glorious Qur'an نہیں بلکہ The Meaning of the Glorious Qur'an رکھا ہے۔ پکتھال کی اس وضاحت کے بعد علمائے جامعۃ الازہر اور مصر کے دوسرے علماء نے انگریزی ترجمہ قرآن کی بخوشی اجازت دے دی۔ اس حوالے سے پکتھال خود لکھتے ہیں:

> "When Faud Bey praised my translation, and all the others called it meritorious, he was evidently much embarrassed, until Faud Bey remarked: He will not call it al-Qur'an, he will call it Ma'ani 'ul-Quran il-Majid (The Meaning of the Glorious Qur'an). Then the Rector of Al-Azhar smiled. "If he does that", he said, "then there can be no objection; we shall be pleased with it."[xxv]

(جب فواد بے نے میرے ترجمہء قرآن کی تعریف کی اور باقی سب لوگوں نے اسے مستحسن اور قابل ستائش قرار دیا تو ظاہر ہے یہ ان [شیخ الازہر] کے لیے پریشان کن بات تھی حتیٰ کہ فواد بے نے وضاحت کی کہ: مترجم اسے "القرآن" نہیں کہیں گے بلکہ وہ اسے "معانی القرآن المجید" یعنی قرآن مجید کے معانی کا نام دیں گے۔ تب شیخ الازہر مسکرا دیئے اور یوں گویا ہوئے "اگر مترجم نے ایسا ہی کیا ہے تب اعتراض کی کوئی بات نہیں، ہم سب اس بات سے خوش ہیں۔)

اپنے ترجمہء قرآن کریم سے متعلق پکتھال نے مزید وضاحت ترجمہ ٕ قرآن کریم کے مقدمہ میں بایں الفاظ کی ہے:

"The Qur'an cannot be translated that is the belief of old-fashioned Shaykhs and the view of the present writer. The Book is here rendered almost literally and every effort has been made to choose befitting language. But the result is not the Glorious Qur'an.... It is only an attempt to present the meaning of the Qur'an... in English. It can never take the place of the Qur'an in Arabic, nor is it meant to do so."[xxvi]

(قرآن کا ترجمہ کیا ہی نہیں جا سکتا۔ یہ علمائے قدیم اور راقم الحروف کا عقیدہ ہے۔ یہاں (اس ترجمے میں) کتاب اللہ کا قریباً لفظی ترجمہ کیا گیا اور موزوں ترین زبان کے انتخاب کی ہر ممکن کوشش کی گئی ہے لیکن اس (محنت) کا نتیجہ قرآن کریم نہیں ہے...یہ تو صرف قرآن کے معانی کو انگریزی میں پیش کرنے کی ایک کوشش ہے۔ یہ ترجمہ کبھی بھی قرآن کریم کے عربی الفاظ (متن) کی جگہ نہیں لے سکتا، نہ ہی اس کا یہ مقصد ہے۔)

۸۔ پکتھال کی زندگی کے آخری سالوں سے متعلق دائرہ معارف یہ اطلاعات فراہم کرتا ہے:

"پکتھال نے اپنی زندگی کے آخری سال اسلامک کلچر کی ادارت چدرا گھاٹ [چادر گھاٹ] ہائی سکول کی پرنسپل شپ، اور آخر میں نظام دکن کے چھوٹے بھائی صاحبزادہ بسالت جنگ کے کپٹرولر کے دفتر میں گزارے۔"[xxvii]

اس بیان میں چادر گھاٹ کو چدرا گھاٹ قرار دینے سے متعلق بات اوپر ہو چکی۔ نظام حیدرآباد میر عثمان علی خان (۱۸۸۶ـ۱۹۶۷ء) کے چھوٹے بھائی کا نام "بسالت جنگ" لکھا گیا ہے حالانکہ ان کا نام "بسالت جاہ" تھا۔ دفتر کا نام "کپٹرولر کا دفتر" لکھا گیا ہے۔ یہ بے دھیانی کی اعلیٰ مثال ہے۔ پکتھال کو بسالت جاہ کا کنٹرولر (Tutor) مقرر کیا گیا تا کہ وہ صاحب زادے کو تفریح کے انداز میں انگریزی زبان اور آداب کی تعلیم دیں۔ جیسا کہ پکتھال کی پہلی سوانح نگار لکھتی ہیں:

> "His duties with Basalath Jah were to accompany him to provide entertainment, to do crossword puzzles with him, to read with him."[xxviii]

حیدر آباد دکن میں پکتھال صاحبزادہ بسالت جاہ کے اتالیق (Tutor) تھے تو دائرہ معارف نے اسے "کپٹرولر" بنادیا۔ لندن ۱۹۳۰۔۱۹۳۱ء میں ہونے والی پہلی گول میز کانفرنس کے بعد پکتھال دو حیدر آبادی صاحبزادوں کے مصاحب بن کر فرانس گئے تو اسے دائرہ معارف کے مقالہ نگار نے اتالیقی قرار دیا۔ ملاحظہ ہو:

> "وہ پہلی راؤنڈ ٹیبل کانفرنس میں حیدر آبادی مندوبین کے سیکریٹری اور پھر نظام دکن کے بچوں کے اتالیق کی حیثیت سے لندن گئے"[xxix]

عالمی شہرت کے حامل تحقیقی مجلے "Hamdard Islamicus" (ہمدرد اسلامی کس) کے مقالہ نگار اس واقعے کی اطلاع یوں دیتے ہیں:

> "Hyderabad delegates to the Round Table Conference [in London], namely Sir Akbar Hydri, Sir Richard Chenevix Trench, and Nawab Mahdi Yar Jang... Marmaduke Pickthall [the translator of the Qur'an] witnessed the [nikah] ceremony performed by the ex-caliph himself."[xxx]

> (لندن میں ہونے والی (پہلی) گول میز کانفرنس میں ریاست حیدر آباد کے نمائندگان سر اکبر حیدری، سر رچرڈ چینی وکس ٹرنچ، نواب مہدی یار جنگ... اور مترجم قرآن کریم مارماڈیوک پکتھال نے تقریب نکاح میں شرکت کی۔ یہ نکاح سابق خلیفہ عبدالمجید نے خود پڑھایا۔)

درج بالا حوالے سے واضح ہوتا ہے کہ پکتھال حیدر آباد دکن کے دو شہزادوں کے کچھ دوسرے مصاحبین کی طرح ایک مصاحب تھے اتالیق نہیں تھے۔

اردو دائرہ معارف کے مقالہ نگار کی تحریر سے یہ تاثر اُبھرتا ہے کہ حیدر آبادی شہزادے جیسے اسکول یا کالج کی عمر کے نوجوان تھے اور پکتھال ان کے اتالیق کی حیثیت سے ان کے ساتھ تھے۔ سچی بات یہ ہے کہ حیدر آبادی وفد نے تو لندن کی گول میز کانفرنس میں شرکت کرنا تھی لیکن دونوں شہزادے اپنی دلہنیں لینے کے

لیے ساتھ تھے۔ حیدرآبادی وفد کانفرنس کے ابتدائی اجلاسوں میں شرکت کے بعد فرانس کے شہر نیس (Nice) میں شہزادوں کی تقریب نکاح کے لئے پہنچا۔ پکتھال کے ایک سوانح نگار اسے یوں بیان کرتے ہیں:

"In 1931 he [Pickthall] squired a son of the Nizam on a visit to Europe. At Nice the son married a daughter of the last of the Ottoman Sultans, the last Caliph, Abdelmecid II. Another son married her cousin, Nilufor. Pickthall was becoming courtier and diplomat."[xxxi]

(پکتھال ۱۹۳۱ء میں نظام کے ایک صاحبزادے کی مصاحبت میں یورپ کے دورے پر گئے۔ فرانس کے شہر نیس میں صاحب زادے نے آخری عثمانی سلطان اور آخری خلیفہ عبدالمجید دوم کی صاحب زادی سے شادی کا بندھن باندھا۔ دوسرے صاحبزادے خلیفہ زادی کی ایک چچازاد شہزادی نیلوفر کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہوگئے۔ اس طرح پکتھال ایک درباری اور سفارت کار بن گئے۔)

۸۔ اردو دائرہ معارف نے پکتھال کی تاریخ وفات کارن وال میں ۱۸ مئی ۱۹۳۶ء اور تدفین مسلمانوں کے قبرستان میں بتائی ہے۔ لکھتے ہیں:

''وہ... ۱۸ مئی ۱۹۳۶ء کو ایک گھنٹے کی مختصر علالت کے بعد اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ انہیں مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔''[xxxii]

پکتھال کی پہلی سوانح نگار این فریمینٹل اپنے ممدوح کے آخری لمحات سے متعلق یوں رقم طراز ہے:

"On May 18 he complained of pain after luncheon, but Muriel declared, and both agreed, it was only indigestion. Next morning at breakfast he seemed perfectly well, but whilst reading the newspapers felt ill and went upstairs to lie down. Muriel followed him to their bedroom and as she entered the room he took two steps to meet her and fell dead in her arms of coronary thrombosis."[xxxiii]

(پکتھال نے ۱۸ مئی کو دوپہر کے کھانے کے بعد سینے میں درد کی شکایت کی۔ پکتھال کی زوجہ میوریل نے کہا کہ بد ہضمی معلوم ہوتی ہے اور دونوں اس بات پر متفق ہو گئے۔ اگلے دن ناشتے پر پکتھال بالکل ٹھیک دکھائی دیئے۔ لیکن اخبارات کے مطالعے کے دوران آپ (دوبارہ) بیمار ہو گئے اور آرام کے لئے سیڑھیاں چڑھ کر خواب گاہ میں چلے گئے۔ ان کی زوجہ میوریل ان کے پیچھے خواب گاہ کے دروازے پر پہنچیں۔ جیسے ہی وہ کمرے میں داخل ہوئیں پکتھال نے دو قدم ان کی طرف اُٹھائے میوریل نے آگے بڑھ کر سنبھالا لیکن آپ نے دل کی شریانوں میں جمے ہوئے خون کی رکاوٹ (Coronary Thrombosis) کے سبب اپنی زوجہ کی بانہوں میں جان جاں آفریں کے سپرد کر دی۔)

واضح ہوا کہ اردو دائرہ معارف والوں نے بغیر تحقیق پکتھال کی تاریخ وفات ۱۸ مئی لکھ دی حالانکہ یہ ۱۹ مئی ۱۹۳۶ء کا واقعہ ہے۔

دائرہ معارف کے مقالہ نگار کی اس تحریر "انہیں مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا گیا" سے یوں معلوم ہوتا ہے جیسے یہ قبرستان پکتھال کی جائے وفات کارن وال میں یا اس کے قریبی علاقے میں تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ پکتھال کو Surry کے قریب Brookwood قبرستان میں دفن کیا گیا۔ کارن وال اور بروک وڈ کا درمیانی فاصلہ ۲۰۰ کلومیٹر سے زیادہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی وفات تو ۱۹ مئی کو ہوئی لیکن تدفین ۲۳ مئی کو عمل میں آئی۔ پکتھال کے ایک سوانح نگار پیٹر کلارک اپنے ممدوح کی تدفین کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"He died at eleven o'clock on 19 May 1936 of coronary thrombosis. The body was brought to the Muslim cemetery at Brookwood, Surrey, not far from Woking. It was lowered into the grave to funeral prayers delivered by the Imam of the Mosque on Saturday 23 May."[xxxiv]

(وہ (پکتھال) ۱۹ مئی ۱۹۳۶ء کو صبح گیارہ بجے دل کی دھڑکن بند ہو جانے کی وجہ سے انتقال کر گئے۔ آپ کا جسد خاکی ووکنگ کے قریب بروک وڈ سرے میں مسلمانوں کے

قبرستان لایا گیا۔ نماز جنازہ کے بعد____ جو ووکنگ مسجد کے امام نے پڑھایا____ جسد خاکی ۲۳ مئی بروز ہفتہ کو قبر میں اُتار دیا گیا۔)

اردو دائرہ معارف اسلامیہ کے مقالہ نگار نے اپنے مقالہ "پکتھال" کی تکمیل کے بعد اپنے مآخذ کی ایک فہرست دی ہے۔ اس میں دوسرا مآخذ یوں بتایا گیا ہے:

"۲۔ "Marmaduke Pickthall": E. E. Speight در Islamic Culture، حیدر آباد (دکن)، جولائی ۱۹۳۷ء، ۳:۱تا۴۔"[xxxv]

حقیقت یہ ہے کہ ۱۹ مئی ۱۹۳۶ء کو پکتھال کی وفات ہوئی تو سہ ماہی اسلامک کلچر کا اگلا شمارہ جولائی ۱۹۳۶ء میں سامنے آیا۔ اس شمارے میں E.E. Speight کا مضمون شائع ہوا۔ دائرہ معارف کے مقالہ نگار نے غلطی سے اسے ایک سال بعد ۱۹۳۷ء کی اشاعت ظاہر کیا۔

مضمون نگار نے اپنا تیسرا ماخذ یوں لکھا ہے:

"۳۔ نظامت جنگ: "محمد پکتھال" (نظم) در اسلامک کلچر، حیدر آباد (دکن)، جولائی ۱۹۳۷ء۔[xxxvi]

اس ماخذ میں بھی جولائی ۱۹۳۶ء کو جولائی ۱۹۳۷ء غلط لکھ دیا گیا۔

حاصل کلام

مبتدی محققین کو جب یہ بات بتائی جاتی ہے کہ عملِ تحقیق کا بنیادی سبق یہ ہے کہ انسائیکلوپیڈیا اور دائرہء معارف کا شمار ثانوی مصادر میں ہوتا ہے تو وہ حیرت کا اظہار کرتے ہیں۔ موجودہ تحقیقی و تنقیدی مقالے سے یہ حقیقت اظہر من الشمس ہوگئی ہے کہ بہت زیادہ وسائل، محققین اور معاونین کی ایک بڑی تعداد کے باوجود دائرہ معارف کے مقالات میں بہت سی غیر محقق باتیں درج ہو جاتی ہیں۔ پہلے برطانوی مسلمان مترجم قرآن کریم محمد مارماڈیوک ولیم پکتھال کی تاریخ پیدائش، زندگی کے اہم واقعات، کارناموں خدمات اور تاریخ وفات سے متعلق درست معلومات تک رسائی کا سب سے معتبر ذریعہ Loyal Enemy "لائل اینیمی" ہے۔ پکتھال کی سوانح نگار این فریمنٹل (۱۹۰۹۔ ۲۰۰۲ء) نے اپنے ممدوح کی تفصیلی سوانح حیات ان کی وفات کے فوراً بعد لکھنا شروع کر دی۔ مؤلفہ بیسویں صدی کے دوسرے عشرے کے آخری سالوں میں پکتھال سے

متعارف ہوئی۔ انگلستان میں ۱۸۔۱۹۱۷ء میں شروع ہونے والا تعلق ۱۹۳۶ء میں پکتھال کی وفات تک خطوط اور گاہے گاہے ہونے والی ملاقاتوں کے ذریعے برقرار رہا۔ این فریمنٹل نے پکتھال کے دودھیال، ننھیال اور پیدائش سے تادم آخریں تمام اہم تفصیلات کو ۴۴۸ صفحات کی کتاب میں سمو کر ۱۹۳۸ء میں لندن سے شائع کیا۔[xxxvii] تحقیقی اصولوں کے مطابق اس پرائمری سورس کے بغیر "اردو دائرہء معارف اسلامیہ" کا مقالہ نہیں لکھا جانا چاہیے تھا لیکن اتنے وقیع اور جامعہ پنجاب کے زیر اہتمام لکھے جانے والے آرٹیکل کے مقالہ نگار نے Loyal Enemy "لائل اینیمی" کو درخور اعتناء نہیں جانا۔ اسی لیے پکتھال کے حوالے سے اس پرائمری سورس کا ذکر اس مقالے کے مصادر و مراجع میں بھی کہیں نہیں ہے۔

حوالہ جات

i فراز، محمد سمیع اللہ، ڈاکٹر، ہالینڈ میں استشراقی مطالعات اسلام (وینسنک کی فکر و تحقیق کا نقد و جائزہ)، عکس پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۹ء، ص ص۲۷۔۳۰

ii Anne Fremantle, Loyal Enemy, (Hutchinson and Co. Ltd., London, 1938) p.12

iii Peter Clark, Marmaduke Pickthall: British Muslim, (Quartet Books, London, 1986) p.7

iv اردو دائرہ معارف اسلامیہ، (دانش گاہ پنجاب، لاہور، ج۵، ۱۹۸۵ء) مقالہ پکتھال، ص۶۳۸

v Anne Fremantle, Loyal Enemy, p.8

vi Anne Fremantle, Loyal Enemy, p.10

vii Anne Fremantle, Loyal Enemy, p.120

viii اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج۵، ص۶۳۸

ix Peter Clark, Marmaduke Pickthall: British Muslim, p.15

x اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج۵، ص۶۳۸

xi Peter Clark, Marmaduke Pickthall: British Muslim, p.140

xii Pickthall, The Black Crusade V, The New Age Weekly, (London, vol. XII, No. 5, December, 5 1912), p.103

xiii Anne Fremantle, Loyal Enemy, p.81

xiv M. Haneef Shahid, Writings of M. M. W. Pickthall, (Sh. M. Ashraf, Lahore, Pakistan, n.d.) p.5

xv M. Haneef Shahid, Writings of M. M. W. Pickthall, pp.5-6

xvi Pickthall, Islam and Modernism, Islamic Review & Muslim India, (January, 1918), p.8

xvii Pickthall, Islam and Modernism, Notes (Editorial), p.3

xviii اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج۵، ص۶۳۹

xix Peter Clark, Marmaduke Pickthall: British Muslim, p.59

xx Peter Clark, Marmaduke Pickthall: British Muslim, p.59

xxi اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج۵، ص۶۳۹

xxii Peter Clark, Marmaduke Pickthall: British Muslim, p.44

xxiii Peter Clark, Marmaduke Pickthall: British Muslim, p.44

xxiv اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج۵، ص۶۳۹

xxv Pickthall, Marmaduke, Arabs and Non Arabs, and the Question of Translating the Qur'an, Islamic Culture, (The Hyderabad Quarterly Review, vol.5, No.3, July 1931) p.432

xxvi Pickthall, Muhammad Marmaduke, The Meaning of the Glorious Qur'an, Text and Explanatory Translation, (Islamic Research Institute, Islamabad, 1988) p.xix

xxvii اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج۵، ص۶۳۹

xxviii Anne Fremantle, Loyal Enemy, pp.427-28

xxix اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج۵، ص۶۳۹

xxx Omar Khalidi, Ottoman Royal Family in Hyderabad, Deccan, India, Hamdard Islamicus, Quarterly Journal of Studies and Research in Islam, (vol.xxi, No.3, July-Sep, 1998) p.78

xxxi Peter Clark, A Man of Two Cities: Pickthall, Asian Affairs Journal of the Royal Society for Asian Affairs, (vol.xxv, Part III, October 1994) p.287

xxxii اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج۵، ص۶۳۹

xxxiii Anne Fremantle, Loyal Enemy, p.439

xxxiv Peter Clark, Marmaduke Pickthall: British Muslim, p.68

xxxv اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج۵، ص۶۴۰

xxxvi اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج۵، ص۶۴۰

xxxvii Anne Fremantle, Loyal Enemy, Prefatory Note, pp.5-6

مصادر و مراجع

1. Anne Fremantle, Loyal Enemy, (Hutchinson and Co. Ltd., London, 1938)
2. M. Haneef Shahid, Writings of M. M. W. Pickthall, (Sh. M. Ashraf, Lahore, Pakistan, n.d.)
3. Omar Khalidi, Ottoman Royal Family in Hyderabad, Deccan, India, Hamdard Islamicus, Quarterly Journal of Studies and Research in Islam, (vol.xxi, No.3, July-Sep, 1998)
4. Peter Clark, A Man of Two Cities: Pickthall, Asian Affairs Journal of the Royal Society for Asian Affairs, (vol.xxv, Part III, October 1994)
5. Peter Clark, Marmaduke Pickthall: British Muslim, (Quartet Books, London, 1986)
6. Pickthall, Islam and Modernism, Islamic Review & Muslim India, (January, 1918)
7. Pickthall, Marmaduke, Arabs and Non Arabs, and the Question of Translating the Qur'an, Islamic Culture, (The Hyderabad Quarterly Review, vol.5, No.3, July 1931)
8. Pickthall, Muhammad Marmaduke, The Meaning of the Glorious Qur'an, Text and Explanatory Translation, (Islamic Research Institute, Islamabad, 1988)
9. Pickthall, The Black Crusade V, The New Age Weekly, (London, vol. XII, No. 5, December, 5 1912)
10. اردو دائرہ معارف اسلامیہ، (دانش گاہ پنجاب، لاہور، ج۵، ۱۹۸۵ء) مقالہ پکتھال
11. فراز، محمد سمیع اللہ، ڈاکٹر، ہالینڈ میں استشراقی مطالعات اسلام (وینسنک کی فکر و تحقیق کا نقد و جائزہ)، عکس پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۹ء